اٹھارھویں کہانی[1]

بیتال بولا اے راجا! کبل پور نام ایک نگر ہے۔ وہاں کے راجا کا نام سدکشی، اور اس نگر میں دھناکشی نام ایک سیٹھ بھی رہتا تھا، اُس کی پتری کا نام دھن وتی تھا۔ چھوٹی عمر میں اُس کی شادی ایک گوری دت نام بنیے سے کر دی۔ کتنے دنوں کے پیچھے ایک لڑکی اُس کے ہوئی، نام اُس کا موھنی رکھا۔ جب وہ کئی ایک برس کی ہوئی تب اُس کا باپ مر گیا، اور اُس بنیے کے بھائی بندوں نے اُس کا سربس کھوس لیا۔ وہ ناچار ہو، اپنی بیٹی کا ھاتھ پکڑ، اندھیری رات کے سمے اُس گھر سے نکل، اپنے ماں باپ کے گھر کو چلی۔ تھوڑی ایک دور جا کر راہ بھول ایک مرگھٹ میں جا نکلی۔ وھاں ایک چور سولی پر ٹنگا ھوا تھا، اچانک اس کا ھاتھ اس کے پاؤں میں لگا۔ وہ بولا کہ اس سمے مجھے کن نے دکھ دیا؟ تب یہ بولی میں نے جان کر تجھے دکھ نہیں دیا، میری تقصیر معاف کر۔ اُس نے کہا دکھ اور سکھ کوئی کسو کو نہیں دیتا، جیسا بدھاتا کرم میں لکھ دیتا ہے ویسا ھی بھگتتا ہے۔ اور جو منش کہتے ھیں، یہ کام ھم نے کیا، سو نپٹ نربدھی ھیں، کیونکہ منش کرم

---

۱ - بارکر - دھنا کشی سیٹھ کی دھن وتی جو کبل پور کی رھنے والی تھی، گوری‌دت نام بنیے دھن وتی کے خاوند اور اُس کے لڑکے ھری دت کی کہانی - Buitenen :The Son of Three- Fathers.

کے تاگے میں بندھے ھوئے ھیں، وہ جہاں جہاں چاھتا ہے تہاں تہاں کھینچ لے جاتا ہے۔ بدھاتا کی بات کچھ سمجھی نہیں جاتی، کیونکہ منش اپنے من میں کچھ بچارتے ھیں اور وہ کچھ اور کر دیتا ہے۔

یہ سن دھن وتی بولی اے پرش تو کون ہے؟ اُس نے کہا میں چور ھوں۔ تیسرا دن سولی پر مجھ کو ھوا ہے، اور جان نہیں نکلتی۔ یہ بولی، کس کارن؟ اُس نے کہا کہ بن بیاہ ھوں، اگر تو اپنی کنیا مجھے بیاہ دے تو کروڑ اشرفی دوں۔ مشہور ہے کہ، پاپ کا مول لوبھ، اور بیادھ کا مول رس، اور دکھ کا مول نیہ، جو ان تینوں کو چھوڑے سو سکھ سے رھے، پر یہ ھر کسو سے چھوٹ نہیں سکتے۔ انت کال لالچ کے مارے دھن‌وتی نے کنیا دینے کی اچھا کی، اور پوچھا میں یہ چاھتی ھوں کہ تیرے پتر ھو، پر کس طرح سے ھو گا؟ اُس نے کہا کہ یہ جس سمے جوان ھوگی، اُس ایام میں ایک سندر براھمن کو بلا کر پانچ سو مہر دے اُس کے پاس رکھیو اس طرح سے اس کے بیٹا ھوگا۔

یہ سن کے دھن‌وتی نے لڑکی کو سولی کے گرد چار پھیرے دے شادی کر دی، تب چور نے اُسے کہا کہ کہ پورو[1] طرف اندارے کنویں کے پاس ایک بڑ کا درخت ہے، اُس کے نیچے وے اشرفیاں گڑی ھوئی ھیں، تو جا کے لے۔ یہ کہہ کر اُس کی جان نکل گئی۔ یہ اُدھر کو چلی اور وھاں پہنچ کر اُس میں سے تھوڑی اشرفیاں لے اپنے ماں باپ کے گھر آئی۔ اُن سے یہ برتانت کہہ اُن کو اپنے

---

۱ - بارکر : پورب -

ساتھ سوامی کے دیس میں لائی۔ پھر ایک بڑی سی حویلی بنا اُس میں رہنے لگی، اور وہ لڑکی دن بدن بڑھنے۔ جب وہ جوون وتی ہوئی، ایک دن سکھی کو ساتھ لے کوٹھے پر کھڑی باٹ نہار رہی تھی، کہ اس میں ایک جوان براھمن اُس گیل[1] میں آ نکلا، اور یہ اُسے دیکھ کام کے بس ہو سکھی سے بولی، کہ اے آلی[2]! اس پرش کو تو میری ماں کے پاس لے آ۔ یہ سن براھمن کو اُس کی ماں کے پاس لے آئی۔ وہ اُسے دیکھ کر بولی، کہ ہے براھمن! میری بیٹی جوان ہے، جو تو اس کے پاس رہے گا تو میں پتر کے نمت[3] سو اشرفی تجھے دوں گی۔ یہ سن کے اُس نے کہا میں رھوں گا۔ یہ باتیں کرتے تھے، کہ اتنے میں سانجھ ہوئی، اسے اچھا بھوجن دیا، اور اُس نے بیالو کیا۔ مثل مشہور ہے کہ بھوگ آٹھ پرکار کا ہے، ایک سگندھ، دوسرے بنتا، تیسرے بستر، چوتھے گیت، پانچویں پان، چھٹے بھوجن، ساتویں سیج، آٹھویں آ بھوشن، یہ سب وھاں موجود تھے۔

غرض جب پہر رات آئی، اُس نے رنگ محل میں جا اُس کے ساتھ ساری رین آنند سے کاٹی۔ جب بھور ہوئی، وہ اپنے گھر گیا، اور یہ اٹھ کے اپنی سکھیوں کے پاس آئی۔ تب ان میں سے ایک نے پوچھا کہ کہو رات کو دوست کے ساتھ کیا کیا خوشیاں کیں؟ اُس نے کہا، جس وقت کہ میں اُس کے پاس جا بیٹھی تھی، میرے جی میں ایک دھڑکا سا معلوم ہوا تھا۔ جب کہ اُس نے مسکرا کے میرا ھاتھ

۱ - رستہ -
۲ - سہیلی -
۳ - کے لیے -

پکڑ لیا، میں اُس کے بس ہو گئی، اور مجھے کچھ خبر نہ رہی کہ کیا ہوا۔ اور ایسے کہا ہے کہ ایک نامی، دوسرے سورما، تیسرے چتر، چوتھے سردار، پانچویں سخی، چھٹے گن وان، ساتویں ستری رکشک ہو، ایسے پرش کوناری، اس جنم میں تو کیا اُس جنم میں بھی نہیں بھولتی۔

حاصل یہ ہے کہ اُسی رات اسے گربھ رہا۔ جب کہ دن پورے ہوئے، ایک لڑکا پیدا ہوا۔ چھٹی کی رات کو اُس کی ماں نے سوپنے[1] میں دیکھا کہ ایک جوگی جس کے سر پر جٹا، ماتھے پر چاند، اُجل بھبھوت ملے دھولا[2] جنیو پہنے، سیت کنول کے آسن پر بیٹھا، سفید سانپوں کی سیلی[3] پہنے، منڈ مال گلے میں ڈالے، ایک ھاتھ میں کھپر، دوسرے میں ترسول لیے ہوئے، مہا بھیاونی[4] صورت بنائے اُس کے سونہیں آ کہنے لگا، کہ کل آدھی رات کے سمے ایک پٹارے میں ہزار مہر کا توڑا اور اس لڑکے کو بند کر راج دوار پر رکھ آ۔ یہ دیکھتے ہی اُس کی آنکھ کھل گئی، اور فجر ہوئے اپنی ماں کے آگے اس نے سب برتانت کہا۔ یہ سن کے دوسرے دن اُس کی ماں اُسی طرح پٹارے میں اُس لڑکے کو بند کر راجا کے دروازے پر رکھ آئی۔

اور ادھر راجا نے خواب دیکھا، کہ دس بھوجا، پانچ سر، ہر ایک سر میں تین تین آنکھیں، اور ہر ایک

۱ - سپنے، خواب -
۲ - سفید -
۳ - ٹوپی -
۴ - خوفناک -

سر پر ایک ایک چاند ، دانت بڑے بڑے ، ترسول ھاتھ میں لیے ، اتی ڈراؤنی صورت اس کے سامنے آن کے بولا ، کہ اے راجا ! تیرے دوار پر ایک پٹارا رکھا ھے اس میں جو لڑکا ھے اسے تو لے آ ، وھی تیرا راج رکھے گا ۔

یہ سنتے ھی راجا کی آنکھ کھل گئی ، تب رانی سے سب احوال کہا ، پھر وھاں سے اٹھ ، دروازے پر آ ، دیکھا ، کہ پٹارا دھرا ھے ۔ جونہی پٹارے کو کھول کر دیکھا تو اس میں ایک لڑکا ، اور ہزار اشرفی کا توڑا ھے ۔ اس لڑکے کو آپ اٹھا لیا ، اور دوار پال سے کہا کہ اس توڑے کو اٹھا لا ، پھر محل میں جا ، لڑکے کو رانی کی گود میں دیا ۔ اتنے میں پربھات[1] ھوا ، راجا نے باھر آ پنڈتوں سے اور جوتشیوں سے بلا کے پوچھا کہ کہو اس لڑکے میں راج لکشن کیا ھے ؟

تب ان پنڈتوں میں سے ایک سامدرک[2] جاننے والا براھمن بولا ، کہ مہاراج ! اس لڑکے میں تین لکشن تو پرتیکش[3] دستے ھیں ، ایک تو بڑی چھاتی ، دوسرے انچالالاٹ[4] تیسرے بڑا چہرہ ، سوائے ان کے مہاراج ! بتیس لکشن پرش کے جو کہے ھیں سو سب اس میں ھیں ، اس سے نسندیہ[5] رھیے ، یہ راج کرے گا ۔ یہ سن راجا نے پرسن ھو موتیوں کا ہار اپنے گلے سے اتار اس براھمن کو دیا

۱- صبح ۔
۲- علم قیافہ ۔
۳- صاف صاف ۔
۴- ماتھا ۔
۵- بے فکر ۔

اور سب براھمنوں کو بہت سا دان دے حکم کیا کہ اس لڑکے کا نام رکھو ۔ تب پنڈتوں نے کہا ، مہاراج ! آپ گٹھجوڑا باندھ بیٹھیے ، مہارانی گود میں لڑکا لے بیٹھیں ، اور سب منگلی لوگوں کو بلا کر منگلا چار کرواؤ ، تب ھم شاستر کی ریت سے نام کرن کریں ۔

یہ سن راجا نے دیوان کو آگیا دی کہ جو یہ کہیں سو کرو ۔ دیوان نے لڑکے کے ھونے کی اسی وقت نگر میں ڈونڈی خوشی کی پھروا دی ۔ یہ سن کے سب منگلا مکھی حاضر ھوئے ، اور گھر گھر سے بدھائی آنے لگی ۔ راجا کے مندر میں آنند کے باجن باجنے لگے ، اور منگلا چار ھونے ۔ پھر راجا رانی گود میں لڑکے کو لے چوک میں آ بیٹھے اور براھمن بید پڑھنے لگے ۔ ان براھمنوں میں سے ایک جوتشی نے شبھ گھڑی لگن مہورت بچار اس لڑکے کا نام ھردت رکھا ۔ پھر وہ دن دن بڑھنے لگا ، ندان سو نو برس کی عمر میں چھ شاستر اور چودہ بدیا پڑھ کر پنڈت ھوا ۔ اس میں بھگوان کا چاھا یوں ھوا کہ اس کے ماں باپ مر گئے ، وہ راج گدی پر بیٹھا اور دھرم راج کرنے لگا ۔ کئی ایک برس کے پیچھے ایک دن وہ راجا اپنے من میں چنتا کرنے لگا کہ میں نے ماں باپ کے یہاں جنم لے کے ان کے نمت کیا کیا ۔ مثل ھے کہ جو دیاونت[1] ھوتے ھیں وے سب پر دیا کرتے ھیں ، وے ھی گیانی ھیں اور انہیں کو بیکنٹھ[2] ھوتا ھے ۔ اور جن کا من شدھ نہیں ، تن کا دان

۱- مہربان ۔
۲- بہشت ۔

پوجا ، تپ ، تیرتھ کرنا ، شاستر سننا ، سب ورتھا[1] ہے ۔ اور جو شردھا ہین ڈنبھ سمیت شردھا[2] کرتے ہیں تن کا نرپھل ہوتا ہے اور پتر ان کے نراس جاتے ہیں ۔

یہ بات راجا نے سوچ سمجھ کر بچارا کہ اب پتری کرم کیا چاہیے - پھر راجا ہردت گیا میں گیا اور جا کر اپنے پتروں کے نام لے پھلگو ندی کے کنارے پنڈ دینے لگا کہ اس ندی میں سے تینوں کے ہاتھ نکلے - یہ دیکھ اپنے جی میں گھبرایا کہ میں کس کے ہاتھ میں دوں ، اور کس کے ہاتھ میں نہ دوں ۔

اتنی کتھا کہہ بیتال بولا کہ اے راجا بکرم ! ان تینوں میں سے کسے پنڈ دینا اچت تھا ؟ تب راجا نے کہا ، چور کو - پھر بیتال بولا کس کارن ؟ تب اس نے کہا کہ براھمن کا بیج تو مول لیا گیا ، اور راجا نے ہزار اشرفی لے کے پالا ، اس واسطے ان دونوں کو پنڈ کا ادھیکار نہ ہوا - اتنی بات سن بیتال پھر اسی درخت پر جا ٹنگا ، اور راجا اسے وہاں سے باندھ کر لے چلا ۔

۱- فضول ۔
۲- اعتقاد ۔

انیسویں کہانی[1]

بیتال بولا اے راجا ! چتر کوٹ نام ایک نگر ہے ، تہاں کا روپ دت نام راجا ۔ ایک دن اکیلا سوار ہو شکار کو گیا ، سو بھولا ہوا ایک مہابن میں جا نکلا ۔ وہاں جا کے دیکھتا کیا ہے کہ ایک بڑا سا تالاب ہے ، اس میں کنول کھل رہے ہیں ، اور بھانت بھانت کے پنچھی کاول کر رہے ہیں ۔ تالاب کے چاروں اور برکشو کی گھنی گھنی چھاؤں میں ٹھنڈی ہوا سگندھوں کے ساتھ آ رہی ہے۔ یہ بھی دھوپ کا تونسا ہوا تھا ، گھوڑے کو ایک درخت سے باندھ ، زمین پوش بچھا کر بیٹھ گیا ۔گھڑی ایک بیتی تھی کہ ایک رشی کنیا اتی سندر جوون وتی وہاں پشپ[2] لینے کو آئی - اسے پھول توڑتے ہوئے دیکھ راجا اتی کام کے بس ہوا۔ جب وہ پھول چونٹ اپنے ستھان کو چلی ، تب راجا بولا کہ ، یہ تمھارا کیسا آچار ہے کہ ہم تمھارے آشرم میں اتتھی[3] آئے ، اور تم ہماری سیوا نہ کرو ! یہ سن کے وہ پھر کھڑی ہوئی - تب راجا نے کہا کہ ایسے کہتے ہیں کہ اتم برن کے گھر جو نیچ برن بھی اتتھی آوے ، تو وہ بھی پوجنیہ

۱- بارکر کے نسخے میں اس کہانی پر عنوان ہے۔ ”راجا روپ دت اور رشی کی لڑکی کی کہانی۔“

Buitenen : The Boy who Sacrificed Himself.

۲- پھول ۔
۳- مہان ۔